از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 1 فروری 1965

بھاؤ راؤ شنکر لوکھنڈے و دیگر

بنام

ریاست مہاراشٹر و دیگر

[راگھوبر دیال، جے آر مدھولکر، اور وی راماسوامی، جسٹس صاحبان]

تعزیرات ہند، 1860 (45، سال 1860)، دفعہ 494- آیا جرم کے ارتکاب کے لئے دوسری شادی کا 'جائز' ہونا ضروری ہے- لہذا کیا ضروری تقریبات انجام دی جانی چاہئیں- ہندو میرج ایکٹ، 1955، دفعہ 17- شادی 'انجام دہی'- مطلب ہندو-.

ہندو قانون- گندھاروا شادی- آیا معمول کی لازمی تقریبات ضروری ہوں- رسم و رواج کے مطابق ترمیم پر غور کیا جاتا ہے.

اپیل نمبر 1 کو تعزیرات ہند کی دفعہ 494 (اور اپیل نمبر 2 کو اسکی حوصلہ افزائی کے لئے) کے تحت ایک شادی کے جرم میں مجرم قرار دیا گیا تھا جو پچھلی بیوی کی زندگی کے دوران ہونے کی وجہ سے کالعدم تھی.

اپیل گزاروں کی جانب سے یہ دلیل دی گئی کہ قانونی طور پر استغاثہ کے لیے یہ ثابت کرنا ضروری ہے کہ مبینہ شادی شادی کی طرز پر لاگو ضروری مذہبی رسومات کے مطابق انجام دی گئی تھی. دوسری طرف ریاست کی طرف سے یہ زور دیا گیا کہ دفعہ 494 کے تحت کسی جرم کے ارتکاب کے لیے یہ ضروری نہیں کہ دوسری شادی جائز ہو اور پہلی بیوی کی عمر کے دوران کسی بھی قسم کی شادی سے گزرنے والا شخص جرم کا ارتکاب کرے؛ اور یہ کہ کسی بھی صورت میں، موجودہ معاملے میں شادی کی 'گندھاروا' طرز کے لیے ضروری رسومات، جیسا کہ مہاراشٹریوں میں رائج رواج کے مطابق ترمیم کی گئی ہے، کا مناسب طریقے سے مشاہدہ کیا گیا ہے.

حکم ہوا کہ: (i) پہلی نظر میں، دفعہ 494 میں 'جو بھی شادی کرتا ہے' کے اظہار کا مطلب 'جو بھی جائز طور پر شادی کرتا ہے' یا 'جو بھی شادی کرتا ہے اور جس کی شادی درست ہے' ہونا

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

چاہیے۔ اگر کوئی شادی فریقین پر لاگو قانون کے مطابق درست نہیں ہے، تو شادی کرنے والے شخص کے شوہر یا بیوی کی زندگی کے دوران ہونے کی وجہ سے اس کے کالعدم ہونے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔[839 C-D]

(ii) ہندو میرج ایکٹ، 1955 کی دفعہ 17 کی بنا پر دو ہندوؤں کے درمیان شادی کو کالعدم قرار دینے کے لیے دو شرائط کو پورا کرنا ضروری ہے، یعنی (a) ایکٹ کے بعد شادی کو رسمی طور پر کیا جاتا ہے۔ اور (b) ایسی شادی کی تاریخ پر، کسی بھی فریق کا شریک حیات زندہ ہے۔ جب تک شادی کو مناسب تقریبات اور مقررہ طرز کے ساتھ نہیں منایا جاتا یا انجام نہیں دیا جاتا، اسے دفعہ 17 کے معنی میں 'رسمی طور پر' نہیں کہا جا سکتا۔ صرف کچھ تقریبات سے گزرنا، اس ارادے سے کہ فریقین کو شادی کے لیے لے جایا جائے، انہیں قانون کے ذریعہ مقرر کردہ یا کسی قائم شدہ رواج کے ذریعہ منظور شدہ تقریبات نہیں بنائے گا۔[839 G-H; 840 A-C]

(iii) ہندو شادی کی صداقت کے لیے ضروری دو تقریبات، یعنی مقدس آگ کے آگے دعا اور سپتاپدی، بھی 'گندھاروا' شادی کا ایک لازمی حصہ ہیں جب تک کہ یہ ظاہر نہ ہو کہ ان تقریبات میں کچھ ترمیم کسی خاص برادری یا ذات میں رواج کے ذریعے متعارف کرائی گئی ہے۔ یہ متنازعہ نہیں تھا کہ موجودہ معاملے میں یہ دونوں تقریبات اس وقت نہیں کی گئیں جب اپیل کنندہ نمبر 1 نے دوسری شادی کی تھی اور ریکارڈ پر موجود شواہد سے یہ ثابت نہیں ہوا کہ ان ضروری تقریبات کو رواج کے مطابق منسوخ کر دیا گیا تھا۔ اس لیے استغاثہ یہ ثابت کرنے میں ناکام رہا کہ دوسری شادی قابل اطلاق روایتی رسومات کے مطابق ہوئی تھی۔[840 H; 841 A-C; 843 E-G]

ملا ز ہندو قانون، 12 ویں ایڈیشن کے صفحات 605 اور 615، پر انحصار کرتا ہے۔

(iv) یہ حقائق کہ دونوں ضروری تقریبات پانچ یا سات سال کی مدت کے لیے انجام نہیں دی گئیں، یہ نہیں کہا جا سکتا کہ ہندو میرج ایکٹ 1955 کی دفعہ 3(a) کے مطابق اس نے کوئی رواج قائم کیا ہے۔[843 C-E]

اپیلیٹ فوجداری کا دائرہ اختیار: فوجداری اپیل نمبر 178، سال 1963۔

مجرمانہ نظر ثانی کی درخواست نمبر 388، سال 1963 میں بمبئی ہائی کورٹ کے 19 اگست 1963 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اپیل گزاروں کی طرف سے ایس.جی پٹوردھن اور ایم ایس گپتا.

ڈبلیو ایس بارلنگے ،بی آر جی کے اچار آر ایچ دھبر کے لیے، مدعا علیہ نمبر 1 کے لیے.

عدالت کا فیصلہ جسٹس رگھوبر دیال نے سنایا.

بھاؤ راؤ شنکر لوکھنڈے، اپیل نمبر 1، کی شادی شکایت کنندہ اندو بائی سے تقریبا 1956 میں ہوئی تھی. ان کی شادی کملا بائی سے فروری 1962 میں، اندو بائی کی زندگی کے دوران ہوئی. دیوراؤ شنکر لوکھنڈے، اپیل نمبر 2، پہلے اپیل کنندہ کا بھائی ہے. ان دو اپیل گزاروں کے ساتھ کملا بائی اور اس کے والد اور ملزم نمبر 5، جو ایک حجام ہے، پر تعزیرات ہند کی دفعہ 494 کے تحت جرم کا مقدمہ چلایا گیا. بعد کے تین افراد کو مجسٹریٹ نے بری کر دیا. اپیل نمبر 1 کو تعزیرات ہند کی دفعہ 494 کے تحت اور اپیل نمبر 2 کو تعزیرات ہند کی دفعہ 114 کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 494 کے تحت جرم کا مجرم قرار دیا گیا. سیشن جج کے پاس ان کی اپیل کو مسترد کر دیا گیا. ہائی کورٹ میں ان کی نظر ثانی بھی ناکام رہی. انہوں نے خصوصی اجازت کے ذریعے اس اپیل کو ترجیح دی ہے.

اپیل گزاروں کے لیے صرف یہ دلیل اٹھائی گئی کہ قانونی طور پر استغاثہ کے لیے یہ ثابت کرنا ضروری تھا کہ 1962 میں اپیل کنندہ نمبر 1 کی کملا بائی کے ساتھ مبینہ دوسری شادی شادی کی طرز پر لاگو مذہبی رسومات کے مطابق انجام دی گئی تھی. اپیل گزاروں پر زور دیا جاتا ہے کہ اپیل کنندہ نمبر 1 اور کملا بائی کی ایک دوسرے سے شادی کے دوران ہونے والی کارروائی کے دوران جائز شادی کے لیے ضروری تقریبات انجام نہیں دی گئیں. ریاست کی جانب سے یہ استدعا کی جاتی ہے کہ اس شادی کی کارروائی درخواست گزار کی برادری میں گندھاروا قسم کی شادی کے رواج کے مطابق تھی اور اس لیے اپیل کنندہ نمبر 1 کی کملا بائی کے ساتھ دوسری شادی ایک جائز شادی تھی. ریاست پر یہ بھی زور دیا جاتا ہے کہ تعزیرات ہند کی دفعہ 494 کے تحت جرم کے ارتکاب کے لیے یہ ضروری نہیں ہے کہ دوسری شادی جائز ہو اور یہ کہ پہلی بیوی کی عمر کے دوران کسی بھی قسم کی شادی سے گزرنے والا شخص تعزیرات ہند کی دفعہ 494 کے تحت جرم کا ارتکاب کرے گا چاہے بعد کی شادی اس شخص پر لاگو قانون کے مطابق کالعدم ہی کیوں نہ ہو.

تعزیرات ہند کی دفعہ 494 میں لکھا ہے:

"جو کوئی بھی، جس کا شوہر یا بیوی زندہ ہے، کسی بھی ایسی صورت میں شادی کرتا ہے جس میں اس طرح کی شادی ایسے شوہر یا بیوی کی زندگی کے دوران ہونے کی

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

وجہ سے کالعدم ہے، اسے کسی بھی مشابہت کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی مدت سات سال تک ہو سکتی ہے، اور وہ جرمانے کا بھی ذمہ دار ہو گا."

پہلی نظر میں، 'جو بھی.... شادی کرتا ہے' کے جملے کا مطلب ہونا چاہیے 'جو بھی....... جائز طور پر شادی کرتا ہے' یا 'جو بھی....... شادی کرتا ہے اور جس کی شادی جائز ہے'. اگر شادی جائز نہیں ہے، تو فریقین پر لاگو قانون کے مطابق، شادی کرنے والے شخص کے شوہر یا بیوی کی زندگی کے دوران ہونے کی وجہ سے اس کے کالعدم ہونے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا. اگر شادی جائز شادی نہیں ہے تو قانون کی نظر میں یہ شادی نہیں ہے. شوہر اور بیوی کے طور پر رہنے والے مرد اور عورت کی سراسر حقیقت، کسی بھی صورت میں، انہیں عام طور پر شوہر اور بیوی کا درجہ نہیں دیتی ہے حالانکہ وہ معاشرے کے سامنے خود کو شوہر اور بیوی کے طور پر پیش کر سکتے ہیں اور سماج ان کے ساتھ شوہر اور بیوی کی طرح سلوک کرتا ہے.

ان تحفظات کے علاوہ، ہندو قانون میں کچھ بھی نہیں ہے، جیسا کہ ہندو میرج ایکٹ، سال 1955 کے نفاذ تک شادیوں پر لاگو ہوتا ہے، جس نے مرد ہندو کی دوسری شادی کو اس کی پچھلی بیوی کی زندگی کے دوران کالعدم قرار دیا تھا. ہندو میرج ایکٹ کے دفعہ 5 میں کہا گیا ہے کہ کسی بھی دو ہندوؤں کے درمیان شادی کی جا سکتی ہے اگر اس دفعہ میں مذکور شرائط پوری ہو جائیں اور ان میں سے ایک شرط یہ ہے کہ شادی کے وقت کسی بھی فریق کا شریک حیات زندہ نہ ہو. دفعہ 17 میں کہا گیا ہے کہ ایکٹ کے آغاز کے بعد دو ہندوؤں کے درمیان رسمی طور پر ہونے والی کوئی بھی شادی کالعدم ہے اگر اس طرح کی شادی کی تاریخ پر کسی بھی فریق کا شوہر یا بیوی زندہ ہو، اور یہ کہ دفعہ 494 اور 495 تعزیرات ہند کی دفعات اسی کے مطابق لاگو ہوں گی. دفعہ 17 کے پیش نظر دو ہندوؤں کے درمیان رسمی طور پر شادی کالعدم ہے اگر دو شرائط پوری ہو جائیں: (i) قانون کے نفاذ کے بعد شادی کو رسمی طور پر کیا جاتا ہے؛ (ii) اس طرح کی شادی کی تاریخ پر، کسی بھی فریق کا شریک حیات زندہ تھا. اگر اپیل کنندہ اور کملا بائی کے درمیان فروری 1962 میں ہوئی شادی کو 'رسمی طور پر' نہیں کہا جا سکتا، تو وہ شادی ایکٹ کی دفعہ 17 کی وجہ سے کالعدم نہیں ہو گی اور تعزیرات ہند کی دفعہ 494 شادی کے ایسے فریقین پر لاگو نہیں ہو گی جس کا شریک حیات زندہ تھا.

شارٹر آکسفورڈ ڈکشنری کے مطابق، شادی کے سلسلے میں لفظ 'رسمی طور پر' کا مطلب ہے، 'شادی کو مناسب تقریبات کے ساتھ اور مناسب طرز میں منانا'. اس لیے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ جب

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

تک شادی کو 'مناسب تقریبات اور مناسب طرز کے ساتھ نہیں منایا جاتا یا انجام نہیں دیا جاتا' اسے 'رسمی طور پر' نہیں کہا جا سکتا. اس لیے ایکٹ کی دفعہ 17 کے مقصد کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ شادی جس پر ایکٹ کی دفعات کی وجہ سے تعزیرات ہند کی دفعہ 494 لاگو ہوتی ہے، مناسب اناج کے ساتھ اور مناسب طرز میں منائی جانی چاہیے. صرف اس نیت سے مخصوص تقریبات کرنا کہ فریقین کو شادی کے لئے لے جایا جائے، انہیں قانون کے ذریعہ مقرر کردہ یا کسی بھی قائم شدہ رواج کے ذریعہ منظور شدہ تقریبات نہیں بنائیں گے.

ہماری رائے ہے کہ جب تک اپیل کنندہ نمبر 1 اور کملا بائی کے درمیان فروری 1962 میں ہونے والی شادی فریقین کے درمیان شادی پر لاگو ہونے والے قانون کے تقاضوں کے مطابق نہیں ہوئی تھی، اس وقت تک یہ نہیں کہا جا سکتا کہ شادی 'رسمی طور پر' کی گئی تھی۔ اور اس لیے اپیل کنندہ نمبر 1 کو دفعہ 494 تعزیرات ہند کے تحت جرم کا ارتکاب نہیں کیا جا سکتا.

اب ہم اس بات کا تعین کر سکتے ہیں کہ فریقین کے درمیان جائز شادی کے لئے ضروری رسومات کیا ہیں۔ مدعا علیہ پر یہ الزام لگایا گیا ہے کہ اپیل کنندہ نمبر 1 اور کملا بائی کے درمیان شادی 'گندھاروا' طرز پر ہوئی تھی، جیسا کہ مہاراشٹریوں میں رائج رواج کے مطابق تبدیل کیا گیا تھا۔ ملا کے ہندو قانون کے بارہویں ایڈیشن کے صفحہ نمبر 605 پر لکھا ہے:

"گندھاروا شادی ایک نوجوان اور ایک لڑکی کا رضاکارانہ اتحاد ہے جو خواہش اور جنسی جھکاؤ سے پیدا ہوتا ہے. اسے بعض اوقات غلطی سے حرم کے لیے تعریفی لفظ کے طور پر بیان کیا گیا ہے. یہ نظریہ اسمرتی کی اہم تحریروں کی مکمل غلط فہمی پر مبنی ہے. یہ بات قابل ذکر ہے کہ لازمی شادی کی تقریبات شادی کی اس طرز کا اتنا ہی لازمی حصہ ہیں جتنا کہ کسی اور کا، جب تک کہ یہ ظاہر نہ ہو کہ ان تقریبات میں کچھ ترمیم کسی خاص برادری یا ذات میں رواج کے ذریعے متعارف کرائی گئی ہے."

صفحہ 615 پر بیان کیا گیا ہے:

"(1) شادی کی صداقت کے لیے دو رسومات ضروری ہیں، چاہے شادی برہما کی طرز پر ہو یا اسورا کی طرز پر، یعنی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

(1) رسمی آگ کے آگے دعا، اور

(2) سپتپدی، یعنی دولہا اور دلہن کی طرف سے مقدس آگ کے آگے مشترکہ طور پر سات پھیرے لئے.

....

(2) شادی ذیلی دفعہ (1) میں مذکور تقریبات کے علاوہ دیگر رسومات کی ادائیگی سے مکمل ہو سکتی ہے، جہاں اس کی اجازت اس ذات کے رواج کے ذریعہ دی جاتی ہے جس سے فریقین کا تعلق ہے۔

اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ جب اپیل کنندہ نمبر 1 نے فروری 1962 میں کملا بائی سے شادی کی تھی تو یہ دو ضروری رسومات ادا نہیں کی گئیں۔ ریکارڈ پر ایسا کوئی ثبوت موجود نہیں ہے جس سے یہ ثابت ہو سکے کہ ان دو ضروری تقریبات کی انجام دہی کو ان کی برادری میں رائج رواج نے منسوخ کر دیا ہے۔ درحقیقت، استغاثہ کے پاس اس بارے میں کوئی ثبوت نہیں تھا کہ رواج کیا تھا۔ اس سے اس بات کا ثبوت ملا کہ مبینہ شادی کے وقت کیا کیا گیا تھا۔ یہ معاملے میں ملزمین کے وکیل تھے جنہوں نے کچھ گواہوں سے کچھ تقریبات کی انجام دہی کے بارے میں پوچھ گچھ کی اور اس طرح کے سوالات کے جواب میں گواہوں نے جواب دیا کہ وہ ان کی برادری میں شادی کی 'گندھارو' طرز کے لئے ضروری نہیں ہیں۔ اس طرح کے بیان کا مطلب یہ نہیں ہے کہ برادری کی روایت نے اپیل کنندہ نمبر 1 اور کملا بائی کی 'شادی' میں جو کچھ ہوا، اسے ایک جائز شادی کے لئے کافی سمجھا اور یہ کہ دونوں ضروری رسومات کی انجام دہی کو منسوخ کر دیا گیا تھا۔ یہ ثابت کرنے کے لئے یقینی ثبوت ہونا چاہئے تھا کہ معاشرے میں رائج رواج نے اس طرح کی شادی کے لئے ان رسومات کو منسوخ کر دیا تھا۔

اس رات کیا ہوا جب اپیل کنندہ نمبر 1 نے کملا بائی سے شادی کی، گواہ سائل 1 نے اس طرح بیان کیا ہے:

"شادی رات 10 بجے ہوئی. پٹ-لکڑی کی چادریں-لائی گئیں. ایک قالین پھیلا ہوا تھا. ملزم نمبر 1 پھر لکڑی کی چادر پر بیٹھ گیا. دوسری شیٹ پر ملزم نمبر 3 بیٹھ گیا. وہ ملزم نمبر 1 کے قریب بیٹھی تھی. ملزم نمبر 4 پھر تمبیا مٹکا لا کر کچھ

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

پوجا کی. تمبیا پر پان کے پتے اور ناریل رکھے جاتے تھے. دو مالا لے کر آئے. ملزم نمبر 2 کے پاس ایک تھا اور ملزم نمبر 4 کے ہاتھ میں ایک ہے. ملزم نمبر 4 نے ملزم نمبر 3 کو مالا دی اور ملزم نمبر. 2 نے ملزم نمبر 1 کو مالا دی. ملزم نمبری 1 اور 3 نے پھر ایک دوسرے کو مالام پہنائی. پھر دونوں نے ایک دوسرے کے ماتھے ملائے۔"

جرح میں اس گواہ نے کہا:

" ایسا نہیں ہے کہ ہمارے رواج کے مطابق گندھاروا مندر میں لازمی طور پر انجام دیا جاتا ہے. ایسا بھی نہیں ہے کہ گندھاروا شادی انجام دینے کے لیے برہمن پجاری کی ضرورت ہوتی ہے. گندھاروا شادی کے وقت 'منگلا اشٹکاز' کا نعرہ لگانے کی ضرورت نہیں ہے. زیر بحث شادی کے وقت، کسی برہمن کو نہیں بلایا جاتا تھا اور منگلا اشٹکاز کا نعرہ لگایا جاتا تھا. مقامی زبان میں 'شیر' نامی شہنائی بجانے کا کوئی رواج نہیں ہے. "

سیتارام، شکایت کنندہ کے لیے گواہ نمبر 2، شادی کی تقریب میں جو کچھ ہوا اس کے بارے میں اسی طرح کا بیان دیا اور ابتدائی بیان میں مزید کہا:

" سرپن ملزم نمبر 3 کے ماموں کا گاؤں ہے اور جیسا کہ رواج ہے کہ ماموں کے گھر تقریب نہیں کی جاتی تھی، اس لیے یہ دوسری جگہ پر کی جاتی تھی. گندھاروا کے وقت برہمن پجاری کی ضرورت کا کوئی رواج نہیں ہے. "

انہوں نے جرح میں کہا:

" حجام کی ضرورت نہیں ہے اور ملزم نمبر 5 شادی کے وقت موجود نہیں تھے. ایک رواج ہے کہ لڑکی کا باپ لڑکی اور لڑکے کے ماتھے ایک دوسرے کو چھوتا ہے اور اس عمل سے گندھاروا مکمل ہوتا ہے. "

مدعا علیہ سے گزارش کی جاتی ہے کہ جیسا کہ دولہا اور دلہن کے ذریعہ ماتھے کو چھونے سے گندھاروا شادی کا عمل مکمل ہوتا ہے، اس لیے یہ نتیجہ اخذ کرنا ضروری ہے کہ اس گواہ کے مطابق جو تقریبات انجام دی گئی تھیں، وہ تمام تقریبات تھیں جو رواج کے مطابق شادی کے جواز کے لیے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ضروری تھیں. خود گواہ کے اس بیان کی عدم موجودگی میں کہ رواج کے مطابق یہ تقریبات ایک جائز شادی کے لیے واحد ضروری تقریبات تھیں، ہم اس بیان کی تشریح نہیں کرسکتے کہ ماتھوں کو چھونے سے شادی کی گندھارواطرز مکمل ہوتی ہے اور یہ کہ جو تقریبات کی جاتی ہیں وہ شادی کی صداقت کے لیے درکار تمام تقریبات تھیں.

بھگوان، گواہ نمبر 3 شکایت کنندہ نے رواج کے بارے میں کوئی بیان نہیں دیا، لیکن جرح میں کہا کہ ان کی برادری میں گندھارواشادی کی درست کارکردگی کے لیے یہ ضروری نہیں تھا کہ ایک برہمن پجاری کی ضرورت ہو اور منگلا اشٹکاز کا نعرہ لگایا جائے. جیبھاؤ کا بیان، گواہ نمبر 4 شکایت کنندہ کے لیے، یہ نہیں دکھاتا کہ رواج نے شادی کی ضروری شکلوں کو کس طرح تبدیل کیا ہے. انہوں نے جرح میں کہا:

> " میں نے اس سے پہلے دو گندھاروا دیکھے تھے. پچھلے 5 یا 7 سالوں سے گندھاروا انجام دینے کے لیے برہمن پجاری، حجام اور ٹھاکر کی ضرورت نہیں ہے لیکن پہلے یہ ضروری تھا. پہلے برہمن منتروں اور منگلا اشٹکاز کا نعرہ لگاتے تھے. اسپانسرز کے ماتھوں کو ایک ساتھ چھونے کے لیے ماموں یا کسی دوسرے شخص کا ہونا ضروری تھا. کسارا اور دھنڈنا سے ایک برہمن ہمارے گاؤں میں رسومات ادا کرنے کے لیے آتا ہے لیکن میں ان کے نام نہیں جانتا. "

اس بیان سے بھی یہ ثابت نہیں ہوتا کہ گندھاروشادی کے لیے اب دو ضروری رسومات ادا کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ محض یہ حقیقت کہ جی بھاؤ نے جن دو گندھاروشادیوں میں شرکت کی تھی، شاید ان میں ان کی پرفارمنس نہیں کی گئی تھی، اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ اس برادری کے رواج کے مطابق ان کی پرفارمنس اب ضروری نہیں ہے۔ اس کے علاوہ، جی بھاؤ نے کہا ہے کہ تقریبا پانچ یا سات سال پہلے کچھ تقریبات کی ادائیگی، جو اس وقت تک، شادی کے لئے ضروری تھیں، کو چھوڑ دیا گیا تھا. اگر ایسا ہے، تو یہ نہیں کہا جاسکتا کہ ضروری چیزوں سے دوری ایک رواج بن گئی ہے، جیسا کہ ہندو میرج ایکٹ میں غور کیا گیا ہے۔

ایکٹ کے دفعہ 3 کی شق (a) میں کہا گیا ہے کہ 'رواج' اور 'استعمال' کے تاثرات کسی بھی ایسے اصول کی نشاندہی کرتے ہیں جس کا طویل عرصے سے مسلسل اور یکساں طور پر مشاہدہ کیا جاتا رہا ہو،

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

جس نے کسی بھی مقامی علاقے، قبیلے، برادری، گروہ یا خاندان میں ہندوؤں کے درمیان قانون کی طاقت حاصل کی ہو.

لہذا ہماری رائے ہے کہ استغاثہ یہ ثابت کرنے میں ناکام رہا ہے کہ اپیل کنندہ نمبر 1 اور کملا بائی کے درمیان فروری 1962 میں شادی قانون کی دفعہ 7 کے مطابق روایتی رسومات کے مطابق کی گئی تھی۔ یہ یقینی طور پر ہندو قانون کے تحت جائز شادی کے لئے ضروری تقاضوں کے مطابق نہیں کیا گیا تھا.

لہذا اپیل کنندہ نمبر 1 اور کملا بائی کے درمیان شادی ایکٹ کی دفعہ 17 میں ہونے والی 'شادی' کے اظہار کے دائرے میں نہیں آتی اور اس کے نتیجے میں یہ تعزیرات ہند کی دفعہ 494 کی شرارت کے دائرے میں نہیں آتی، حالانکہ اپیل کنندہ نمبر 1 کی پہلی بیوی اس وقت زندہ تھی جب اس نے فروری 1962 میں کملا بائی سے شادی کی تھی۔

ہم نے ان معاملوں کا حوالہ نہیں دیا ہے جن کا ذکر اس دلیل کی حمایت میں کیا گیا ہے کہ تعزیرات ہند کی دفعہ 494 میں مذکور 'بعد کی شادی' کو درست شادی کی ضرورت نہیں ہے، کیونکہ اس حقیقت کے پیش نظر کہ آیا ان کا صحیح فیصلہ کیا گیا ہے، اس حقیقت کے پیش نظر کہ اپیل کنندہ نمبر 1 کی کملا بائی کے ساتھ شادی صرف اسی صورت میں غیر قانونی شادی ہو سکتی ہے جب یہ دفعہ 17 کے دائرہ کار میں آتی ہے۔ ایکٹ کے بارے میں.

اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اپیل کنندہ نمبر 1 کی سزا دفعہ 494 کے تحت اور اپیل کنندہ نمبر 2 کی سزا دفعہ 494 اور دفعہ 114 کے تحت برقرار نہیں رہ سکتی۔ لہذا ہم ان کی اپیل کی اجازت دیتے ہیں، ان کی سزاؤں کو کالعدم قرار دیتے ہیں اور انہیں بری کر دیتے ہیں۔ اپیل کنندہ نمبر 1 کے ضمانتی مچلکے خارج تصور ہووے۔ جرمانے اگر ادا ہوئے ہو ان کو واپس دیا جاوے۔

اپیل کی اجازت دی گئی.

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document